سورۃ النحل

آیات ۹۴ - ۱۰۶

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ
لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا
لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا
يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ
اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

مكية

سُوْرَةُ النَحَل

آيات
128

أَتَىٰٓ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ①

سورت کا مرکزی مضمون : توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21
توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل

آیات 22 تا 34
مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم— دنیا و آخرت میں ان کی جزا

آیات 35 تا 40
مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

آیات 41 تا 60
مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید اثباتِ توحید اور تردیدِ شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65
نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہرگز آگے پیچھے نہیں ہوتا

آیات 66 تا 83
اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران

آیات 84 تا 89
مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف رسول کی امت پر دعوت پہنچا دینے کی گواہی، شہادت علی الناس

آیات 90 تا 95
ہدایاتِ ربانی -(عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت)- ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105
حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو

آیات 106 تا 111
حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید اہل ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر

آیات 112 تا 119
قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ توحیدِ حاکمیت۔(خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)

آیات 120 تا 124
سیرت ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128) : مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ - اور نہ بنانا تم اپنی قسموں کو

اَیْمَان ، یَمِیْنٌ کی جمع (قسمیں)

دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ - ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کا ذریعہ

دَخِلَ يَدْخَلُ ، دَخَلًا :دھوکا دینے کا ذریعہ

فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ - ورنہ لڑکھڑا جائیں قدم

زَلَّ يَزِلُّ ، زَلَلًا : پھسلنا

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا - جمنے کے بعد

ثُبُوْت :جمنا،ثابت رہنا،استوا ہونا

وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا -اور تم برائی (سزا) کا مزہ چکھو بسبب اس کے جو

ذَاقَ يَذُوْقُ ، ذَوْقٌ :مزہ چکھنا

صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - جو تم نے اللہ کی راہ سے روکا

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا وَ صُدُوْدًا :روکنا

وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ - اور ملے تم کو بڑا عذاب

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ - اور نہ بیچ ڈالو تم اللہ کے عہد کو

اِشْتَرٰی يَشْتَرِیْ ، اِشْتِرَآءٌ: خریدنا، بیچنا، چیز کا چیز کا تبادلہ (VIII)

اردو میں : شریٰ (خریدنا)، مشتری (خریدنے والا)

ثَمَنًا قَلِيْلًا - حقیر قیمت کے بدلے

ثَمَن: قیمت

اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝٩٥ مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ‌ ؕ وَلَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝٩٦

اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ - یقیناً وہ جو اللہ کے پاس ہے

هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ - وہی ہے بہتر تمہارے لیے

اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ - اگر تم جانو

مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ - جو کچھ تمہارے پاس ہے، ختم ہو جائے گا

نَفِدَ يَنْفَدُ ، نَفَادًا : خرچ ہونا، ختم ہونا

وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ -اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

بَاقٍ ، بَقَآءٌ مصدر سے اسم فاعل

وَلَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا - اور ہم ضرور (بدلہ) دیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا

جَزٰی يَجْزِیْ ، جَزَآءٌ :بدلہ میں دینا

اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ - ان کا اجر اس سے بہتر

اَحْسَن : اِحْسَانٌ ،مصدر سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ بہتر)

مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ - جو (اعمال) وہ کرتے رہے

وَلَا تَتَّخِذُوٓا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوٓءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا
قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾ مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوٓا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾

(اور اے مسلمانو،) تم اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بنا لینا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائے اور تم اِس جرم کی پاداش میں کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا، برا نتیجہ دیکھو اور سخت سزا بھگتو،

اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے نہ بیچ ڈالو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ خرچ ہو جانے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے، اور ہم ضرور صبر سے کام لینے والوں کو اُن کے اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے

Do not make your oaths a means of deceiving one another or else your foot may slip after having been firm, and you may suffer evil consequences because of hindering people from the way of Allah. A mighty chastisement awaits you. Do not barter away the covenant of Allah for a paltry gain. Verily that which is with Allah is far better for you, if you only knew.

Whatever you have is bound to pass away and whatever is with Allah will last. And We shall surely grant those who have been patient their reward according to the best of what they did.

محمد اقبال

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

مسلمانوں کو ایک اور بد اخلاقی سے بچنے کی ہدایت

- اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو ایک اور بد اخلاقی سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے جس میں قریش مکہ ہمیشہ سے مبتلا تھے اور ان سے خطاب میں مسلمانوں کو ان کوتاہیوں سے بچنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔
- وہ بد اخلاقی یہ ہے کہ بعض دفعہ مشرکین کسی شخص سے معاہدہ کرتے ہوئے یقین دلانے کے لیے قسم کھاتے۔ سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ اب تو اس معاہدے کے سچا اور موکد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن قسم کھانے والا در حقیقت فریب دینے کی نیت سے قسم کھاتا۔ اس کے دل میں قسم کھاتے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کا نہیں بلکہ پورا نہ کرنے کا عزم ہوتا تھا
- مسلمانوں کو بتایا جا رہا ہے کہ اگر تم نے عہد شکنی کی تو اس طرح دوسرے لوگوں کو بھی عہد شکنی کا بہانہ مل جائے گا۔ پھر جب تمہاری عہد شکنی کا پردہ چاک ہوگا تو تمہاری اس حرکت کو دیکھ کر لوگ اسلام سے بد ظن ہو جائیں گے ،اس کے علاوہ دنیا میں تمہارا بھرم کھل جائے گا۔ اور تمہارے قول وقرار پر کسی کو اعتماد نہیں رہیگا
- مزید فرمایا، تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو تھوڑی قیمت کے بدلے میں مت بیچو۔ مراد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دین کی پابندی کا جو عہد کر چکے ہو اور جس کی تفصیلات کتاب اللہ میں موجود ہیں یہی در حقیقت تمہاری زندگی ہے، اس آیت میں حکام اور عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والوں کو تنبیہ کی کہ تم نے یہ منصب سنبھالتے ہوئے عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کا عہد کیا تھا اور اللہ کی قسم اٹھائی تھی۔ اب تم نے اس کو پس پشت ڈالا تو یہ اللہ سے کیے عہد کی خلاف ورزی ہو گی اور اس کے نتائج اور عواقب کے بارے میں غور کر لو۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً‌ ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا - جو کوئی کرے گا نیک عمل

مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى - خواہ مرد ہو یا عورت

ذَكَر: مرد

اُنۡثٰى: عورت

وَهُوَ مُؤۡمِنٌ - اس حال میں کہ وہ مومن ہو

فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ - تو ضرور بسر کرائیں گے ہم اسے

(ح ي ي)

اَحۡيٰى يُحۡيِىۡ ، اِحۡيَآءٌ: زندہ کرنا، زندگی بخشنا (IV)

اردو میں: حی، حیات، تحیات، تحیت، حیوان

حَيٰوةً طَيِّبَةً - (دُنیا میں) پاکیزہ زندگی

وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ - اور بدلے میں دیں گے ہم انھیں ان کا اجر

جَزٰى يَجۡزِىۡ ، جَزَآءٌ: بدلہ میں دینا

بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ - اس سے بہتر جو وہ (اعمال) کرتے رہے

فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ - پھر جب آپ پڑھنے لگو قرآن

قَرَأَ يَقۡرَأُ ، قَرَآءَةٌ: پڑھنا

اردو میں: قرأت، قاری

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ - تو پناہ مانگ لیا کرو اللہ کی

(ع و ذ) اِسْتَعَاذَ يَسْتَعِيْذُ ، اِسْتِعَاذَةٌ : پناہ مانگنا (VIII)

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - شیطان مردود سے۔

رجَمَ يَرجُم ، رَجْمًا پتھر مارنا

رَجِيْم : پتھر مارا ہوا، مردود

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ - حقیقت یہ ہے کہ نہیں ہے اسے کوئی اختیار

سُلْطٰن : قوت، غلبہ، سند، اختیار، غلبہ

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں پر جو ایمان والے ہیں

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ - اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ - اس کا اختیار تو ہے

عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ - ان پر ہے جو دوست بناتے ہیں اس کو

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى ، تَوَلِّيٌ : دوستی کرنا (V)

اردو میں : ولی، مولٰی، مولانا، موالی، موالات

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ - اور وہ جو اس کے سبب سے شرک کرتے ہیں

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٧ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝٩٨ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٩٩ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝١٠٠

جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے

پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو

اُسے اُن لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں

اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں

Whosoever acts righteously - whether a man or a woman - and embraces belief, We will surely grant him a good life; and will surely grant such persons their reward according to the best of their deeds. Whenever you read the Qur'an seek refuge with Allah from Satan, the accursed. Whenever you read the Qur'an seek refuge with Allah from Satan, the accursed. Surely, he has no power over those who have faith and who place their trust in their Lord. He has power only over those who take him as their patron and who, under his influence, associate others with Allah in His Divinity.

محمد اقبال

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

غلط فہمیوں کا ازالہ - اس آیت کریمہ میں دو غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے

- پہلی غلط فہمی یہ ہے جو مسلم اور غیر مسلم تمام کم نظر لوگوں کو لاحق ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ سچائی اور دیانت اور پرہیزگاری کی روش اختیار کرنے سے آدمی کی آخرت چاہے بن جاتی ہو مگر اس کی دنیا ضرور بگڑ جاتی ہے۔ وہ ایک کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔ قدم قدم پر شرعی اور اخلاقی رکاوٹیں انسان کے قدم روکتی ہیں۔ اسے جہاں بھی زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کا موقع ملتا ہے تو شریعت اس کے سامنے حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی زنجیریں لے کر کھڑی ہو جاتی ہے
- اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ اس صحیح رویہ سے محض آخرت ہی نہیں بنتی، دنیا بھی بنتی ہے۔ جو لوگ حقیقت میں ایماندار اور پاکباز اور معاملہ کے کھرے ہوتے ہیں ان کی دنیوی زندگی بھی بے ایمان اور بد عمل لوگوں کے مقابلہ میں صریحا بہتر رہتی ہے۔ جو ساکھ اور سچی عزت اپنی بے داغ سیرت کی وجہ سے انھیں نصیب ہوتی ہے وہ دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ جو ستھری اور پاکیزہ کامیابیاں انھیں حاصل ہوتی ہیں وہ ان لوگوں کو میسر نہیں آتیں جن کی ہر کامیابی گندے اور گھناؤنے طریقوں کا نتیجہ ہوتی ہے
- دوسری غلط فہمی عورتوں کے متعلق ہے، ان کے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ دنیوی اور اخروی تمام تر سعادتیں مردوں کے لیے ہیں عورتوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ یہاں بتایا جارہا ہے کہ عمل اور اس کی جزا و سزا میں دونوں جنس مرد اور عورت بالکل مساوی ہیں، اللہ کے ہاں ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلام میں عمل کی اساس ایمان ہے
- اگر اعمال صالحہ، ایمان کی اساس پر استوار ہوں تو نتیجۃ ایسے لوگوں کو اس جہاں میں حیات طیبہ عطا ہو گی (اطمینان قلبی، اللہ کی رضا، جسمانی صحت، خواہشات میں ٹھہراؤ، ہر چیز میں برکت، گھر کا اچھا ماحول، افراد خانہ کے دلوں میں محبت........)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾

شیطان اور شیطانی فتنوں سے پناہ مانگنے کی ہدایت

- قرآن کی تلاوت کے وقت شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ لینے کا حکم ۔اور اسی حکم کی رو سے قرآن کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا ضروری ہے۔ یہ اس لیے کہ جب قرآن پڑھا یا سنایا جاتا ہے تو شیطان اس کے خلاف وسوسہ اندازی کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے پڑھنے والوں اور سننے والوں کے دلوں میں وہ خود بھی وسوسے بھرنے کی کوشش کرتا ہے اور ان لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکنے کی اس مہم میں اپنا شریک کار بنالیتا ہے جو انسانوں میں سے اس کے اولیاء اور دوست کی حیثیت رکھتے ہیں یہ تعوذ گویا ایک تعویذ ہے جو اس قسم کے تمام اشرار و شیاطین کے فتنوں اور ان کی وسوسہ اندازیوں سے آدمی کو محفوظ رکھتا ہے
- یہ الفاظ زبان سے ادا کرنے کے ساتھ فی الواقع دل میں یہ خواہش اور عملًا یہ کوشش بھی ہونی چاہیے کہ آدمی قرآن پڑھتے وقت شیطان کے گمراہ کن وسوسوں سے محفوظ رہے، غلط اور بے جا شکوک وشبہات میں مبتلا نہ ہو، قرآن کی ہر بات کو اس کی صحیح روشنی میں دیکھے، اور اپنے خود ساختہ نظریات یا باہر سے حاصل کیے ہوئے تخیلات کی آمیزش سے قرآن کے الفاظ کو وہ معنی نہ پہنانے لگے جو اللہ تعالٰی کے منشاء کے خلاف ہوں۔
- شیطان کو انسانوں کو ورغلانے کی مہلت تو ضرور ملی ہوئی ہے لیکن اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا دوست بناتے —جو اپنے رب کے ساتھ اپنا رابطہ استوار رکھتے ہیں اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں ان پر شیطان کو کوئی اختیار نہیں چلتا۔اسے معلوم ہوا شیطان کے فتنے خواہ کتنے ہی خطرناک ہوں لیکن جو شخص ان سے محفوظ رہنا چاہے وہ اپنے آپ کو ان سے محفوظ رکھ سکتا (اللہ پر مضبوط ایمان، اس پر توکل اور اس کے فضل اور اس کی کارسازی پر بھروسہ کرکے)

وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً - اور جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کو

مَّكَانَ اٰيَةٍ - ایک آیت کی جگہ

مَکَانَ : جگہ

وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ - حالانکہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرتا ہے ؟

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ - تو یہ کہتے ہیں کہ بس تم خود ہی گھڑ لیتے ہو (یہ کلام)

مُفْتَرٍ - اِفْتِرَآءٌ (گھڑنا) سے اسم فاعل (گھڑنے والا) (VIII)

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ - دراصل اکثر لوگ ان میں سے علم نہیں رکھتے

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ - کہہ دو ! کہ نازل کیا ہے اسے روح القدس نے

مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ - تمہارے رب کی طرف سے بالکل ٹھیک

لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - تاکہ ثابت قدم رکھے ایمان والوں کو

ثَبَّتَ ، يُثَبِّتُ ، تَثْبِيْتًا :ثابت قدم رکھنا (II)

اردو میں : ثابت، ثبوت، مثبت، اثبات، ثبات

وَهُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِىْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِىٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾

وَهُدًى وَّ بُشْرٰى - اور ہدایت و بشارت ہے

لِلْمُسْلِمِيْنَ - فرمان برداروں کے لیے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ - اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ یقیناً

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ - کہیں گے کہ درحقیقت سکھاتا ہے اس کو ایک آدمی

لِسَانُ الَّذِىْ - (حالانکہ) زبان اس کی

لِسَانٌ : زبان

يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ - اشارہ کرتے ہیں یہ جس کی طرف

اَلْحَدَ يُلْحِدُ ، اِلْحَادًا : تیر کا نشانہ خطا کرنا، انحراف (حق سے)
زبان سے کسی کی طرف جھکنے، غلط بات کہنے کے معنوں میں

اَعْجَمِىٌّ - عجمی ہے

عَجُمَ يَعْجُمُ ، عُجْمَةً : زبان میں لکنت والا ہونا

عَجَم : مبہم، بات میں اخفاء کا ہونا، ابہام

عَجَمِي : غیر عرب

اَعْجَم : وہ آدمی جس کی زبان فصیح نہ ہو (خواہ وہ عربی ہی کیوں نہ ہو)

لِسَانٌ اَعْجَمِىٌّ: ایک اعجم کی زبان، جو فصیح زبان نہ بول سکتا ہو

وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيْنٌ - اور اس (قرآن) کی زبان ہے فصیح عربی

عَرَبِىٌّ مُّبِيْنٌ : فصیح عربی

وَاِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُفۡتَرٍ‌ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلۡ نَزَّلَهٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ مِنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَـقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا وَهُدًى وَّبُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَـقَدۡ نَـعۡلَمُ اَنَّهُمۡ يَقُوۡلُوۡنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ‌ ؕ لِسَانُ الَّذِىۡ يُلۡحِدُوۡنَ اِلَيۡهِ اَعۡجَمِىٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۰۳﴾

جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو اصل بات یہ ہے کہ اِن میں سے اکثر لوگ حقیقت سے ناواقف ہیں، اِن سے کہو کہ اِسے تو روح القدس نے ٹھیک ٹھیک میرے رب کی طرف سے بتدریج نازل کیا ہے تاکہ ایمان لانے والوں کے ایمان کو پختہ کرے اور فرماں برداروں کو زندگی کے معاملات میں سیدھی راہ بتائے اور اُنہیں فلاح و سعادت کی خوش خبری دے، ہمیں معلوم ہے یہ لوگ تمہارے متعلق کہتے ہیں کہ اس شخص کو ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے حالانکہ ان کا اشارہ جس آدمی کی طرف ہے اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے

Whenever We replace one verse by another verse - and Allah knows what He should reveal - they are wont to say: "You are nothing but a fabricator (who has invented the Qur'an)." The fact is that most of them are ignorant of the Truth. Tell them: "It is the spirit of holiness that has brought it down, by stages, from your Lord so that it might bring firmness to those who believe, and guidance to the Right Way, and give glad tidings of felicity and success to those who submit to Allah. "Surely We know well that they say about you: "It is only a human being who teaches him," (notwithstanding) that he whom they maliciously hint at is of foreign tongue, while this (Qur'an) is plain Arabic speech.

محمد اقبال

وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

قرآنِ مجید پر ایک اور اعتراض اور اس کا جواب

- قرآن کریم ایک دعوت کی کتاب ہونے ساتھ ساتھ ایک مکمل نظامِ حیات بھی پیش کرتا ہے، دعوت و ترتیب اور اسلامی نظام کے مختلف حصوں کے نزول اور ان کے مصالح کے تحت احکام میں تدریج کا طریقہ اختیار کیا گیا، پھر مکی زندگی، اس کی دعوت کے اسالیب اور مخالفین کے ظلم و ستم (پر صبر) کے مضامین، مدنی زندگی میں اسلامی نظام کے قیام کے احکامات سے مختلف ہیں
- یا پھر اس کا اطلاق اس بات پر بھی کہ قرآن مجید کے مختلف مقامات پر کبھی ایک مضمون کو ایک مثال سے سمجھا یا گیا ہے اور کبھی دوسری مثال سے۔ ایک ہی قصہ بار بار آیا ہے اور ہر مرتبہ اسے دوسرے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک معاملہ کا کبھی ایک پہلو پیش کیا گیا ہے اور کبھی اسی معاملے کا دوسرا پہلو سامنے لایا گیا ہے۔ ایک بات کے لیے کبھی ایک دلیل پیش کی گئی ہے اور کبھی دوسری دلیل۔ ایک بات ایک وقت میں مجمل طور پر کہی گئی ہے اور دوسرے وقت میں مفصل۔
- ان اسالیب اور ان تبدیلیوں کو لے مخالفین یہ کہتے کہ قرآن خدا کی کتاب نہیں۔ معاذ اللہ ! یہ محمد کی اپنی تصنیف ہے جس کو انھوں نے خدا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر اس کلام کا منبع علم الٰہی ہوتا تو پوری بات بیک وقت کہہ دی جاتی۔ اللہ کوئی انسان کی طرح ناقص العلم تھوڑا ہی ہے کہ سوچ سوچ کر بات کرے، اور ایک بات ٹھیک بیٹھتی نظر نہ آئے تو دوسرے طریقہ سے بات کرے یہ تو انسانی علم کی کمزوریاں ہیں جو تمہارے اس کلام میں نظر آ رہی ہیں۔
- اس کے نزول سے متعلق فرمایا کہ اس کو لانے والا فرشتہ "روح القدس" ہے جو بشری کمزوریوں اور نقائص سے پاک اور امین ہے، اس قرآن کو اگر یکمشت نازل کر دیا جاتا تو یہ لوگوں پر بہت شاق ہوتا اور ان کے قدم دین میں خوب مضبوط نہ جم سکتے

وَ لَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّہُمۡ یَقُوۡلُوۡنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیۡ یُلۡحِدُوۡنَ اِلَیۡہِ اَعۡجَمِیٌّ وَّ ہٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۰۳﴾

نبی اکرم ﷺ پر الزام کا جواب

- اسلام اور نبی اکرم ﷺ کے مخالفین قرآن اور آپؐ پر جو اعتراضات کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ یہ آپؐ کسی سے سیکھتے ہیں اور پھر اسے اللہ کا کلام بنا کر پیش کرتے ہیں
- اس ضمن میں مکہ میں کچھ عجمی غلاموں کے نام بھی لیے جاتے تھے (تفسیر کی کتب میں ایک شخص کا نام جبر بیان کیا گیا ہے جو عامر بن الحضرمی کا ایک رومی غلام تھا۔ دوسری روایت میں حُویطِب بن عبد العُزّیٰ کے ایک غلام کا نام لیا گیا ہے جسے عائش یا یعیش کہتے تھے۔ ایک اور روایت میں یسار کا نام لیا گیا ہے جس کی کنیت ابو فکیہَہ تھی اور جو مکہ کی ایک عورت کا یہودی غلام تھا۔ ایک اور روایت بلعان یا بلعام نامی ایک رومی غلام سے متعلق ہے)
- کفار مکہ نے محض یہ دیکھ کر کہ ایک شخص توراۃ وانجیل پڑھتا ہے اور محمد ﷺ کی اس سے ملاقات ہے (مکہ مین رہنے کے باعث)، بے تکلف یہ الزام گھڑ دیا کہ اس قرآن کو دراصل وہ تصنیف کر رہا ہے اور محمد ﷺ اسے اپنی طرف سے خدا کا نام لے کر پیش کر رہے ہیں
- اس سے نہ صرف یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مخالفین آپ کے خلاف افترا پردازیاں کرنے میں کس قدر بے باک تھے، بلکہ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ لوگ اپنے ہم عصروں کی قدر و قیمت پہچاننے میں کتنے بے انصاف ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کے سامنے تاریخ انسانی کی ایک ایسی عظیم شخصیت تھی جس کی نظیر نہ اس وقت دنیا بھر میں کہیں موجود تھی اور نہ آج تک پائی گئی ہے۔ مگر ان عقل کے اندھوں کو اس کے مقابلہ میں ایک عجمی غلام، جو کچھ توراۃ وانجیل پڑھ لیتا تھا، قابل تر نظر آرہا تھا اور وہ گمان کر رہے تھے کہ یہ گوہر نایاب اس کوئلے سے چمک حاصل کر رہا ہے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِىْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِىٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۰۳

نبی اکرم ﷺ پر الزام سطحیت

- ایسے بے ہودہ اور لغو الزام لگانے والے یہ بھول گئے کہ یہ غلام جن کی اپنی زبان بھی غیر عربی ہے اور وہ بمشکل مقامی زبان میں گفتگو کر سکتے ہیں وہ اس قرآن جیسا عربئ مبین میں کلام پیش کر سکتے ہیں اور جب اِن مخالفین کو چیلنج کیا گیا تو اس قوم کے ادباء، شعراء اور متکلمین سب مل کر بھی اس قرآن کی ایک سورت جیسی سورت پیش کرنے سے قاصر رہے
- اس اعتراض کا جواب اس سے بلند تر سطح پر بھی دیا جا سکتا تھا (قرآن کے معانی اور اس میں پیش کردہ حقائق کے حوالے سے)، لیکن اس سے نیچے ایک بنیادی بات کو اس طرح بیان کیا گیا ہے ان کے الزام کے جواب میں کہ ان کے الزامات کی ساری عمارت ہی ڈھا دی گئی (کیسے؟)
- اس قسم کا لایعنی اور فضول اعتراض کرنے والوں سے قرآن کے معانی، حقائق اور رموزِ حکمت تک تو پہنچنے کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی (جو ایک اوپر کے درجے کی چیز ہے) لیکن یہ لوگ جن کو اپنی طلاقت لسانی پر بڑا ناز ہے تو کم از کم اس کی زبان ہی پر غور کرتے کہ ایک عجمی تو درکنار خود ان کے کسی شاعر یا خطیب کے بس میں بھی یہ نہیں ہے کہ اس طرح کا کلام پیش کر سکے۔ یہاں تک کہ خود پیغمبر کے اپنے کلام اور اس کلام میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔
- مستشرقین صدیوں تک اس گھسے پٹے الزام کی جگالی کرتے رہے ہیں اور اب دنیا کے ابلاغ کے انقلاب کے بعد مستشرقین کا یہ الزام اپنی موت آپ مر گیا ہے (اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ استشراق (orientalism) کی بنیاد کس قدر کمزور رہی ہے)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ - حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - نہیں ایمان لاتے اللہ کی آیات پر

لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ - نہیں ہدایت دیتا انھیں اللہ

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - اور ان کے لیے ہے دردناک عذاب

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ - حقیقت یہ ہے کہ گھڑتے ہیں جھوٹ

اِفْتَرٰى يَفْتَرِىْ ، اِفْتِرَآءٌ: (جھوٹ) گھڑنا (VIII)

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ - وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیات پر

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ - اور یہی لوگ ہیں جھوٹے

اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهۡدِيۡهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفۡتَرِى الۡكَذِبَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ - جس نے کفر کیا اللہ کا

مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ - ایمان لانے کے بعد

اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ - سوائے اس شخص کے جو مجبور کر دیا گیا ہو

اَكْرَهَ يُكْرِهُ ، اِكْرَاهٌ : مجبور کرنا (۱۷)

وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَـئِنٌّ ۢ بِالۡاِيۡمَانِ - اور اس کا دل مطمئن ہو ایمان پر

وَلٰـكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ - اور لیکن جس نے کشادہ کیا

شَرَحَ يَشْرَحُ ، شَرْحًا : پھیلانا، کھول دینا

بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا - کفر سے سینے کو

رضامندی سے کفر کو قبول کر لیا

فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ - تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے

وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ - اور ان کے لیے ہے عذاب عظیم

اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهۡدِيۡهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفۡتَرِى الۡـكَذِبَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡـكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾
مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَـئِنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ وَلٰـكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡـكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیات کو نہیں مانتے اللہ کبھی ان کو صحیح بات تک پہنچنے کی توفیق نہیں دیتا اور ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے

(جھوٹی باتیں نبیا نہیں گھڑتا بلکہ) جھوٹ وہ لوگ گھڑ رہے ہیں جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبور کیا گیا ہو اور دل اس کا ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر) مگر جس نے دل کی رضا مندی سے کفر کو قبول کر لیا اس پر اللہ کا غضب ہے اور ایسے سب لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے، جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے، وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں

جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبور کیا گیا ہو اور دل اس کا ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر) مگر جس نے دل کی رضا مندی سے کفر کو قبول کر لیا اس پر اللہ کا غضب ہے اور ایسے سب لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے

Surely Allah will not enable those who do not believe in the signs of Allah to be directed to the Right Way, and a painful chastisement awaits them. (It is not the Prophet who invents lies), it is rather those who do not believe in the signs of Allah who invent lies. They are liars. This verse can also be rendered like this: A Prophet does not forge any false thing but those, who do not believe in the revelations of Allah, invent falsehoods. Except for those who were forced to engage in infidelity to Allah after believing the while their hearts remained firmly convinced of their belief, the ones whose hearts willingly embraced disbelief shall incur Allah's wrath and a mighty chastisement lies in store for them.

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

ارتداد اور عزیمت ورخصت (جبر میں کلمۂ کفر کہنا اور اس کی اجازت ورخصت)

- یہاں سے آگے 111 آیات تک مظلوم مسلمانوں کو صبر واستقامت کی تلقین کی گئی ہے
- یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی ہے جب مکہ مکرمہ میں ظلم اور اذیت کی چکی پورے زوروں سے چل رہی تھی، ایک طرف آپ ﷺ پر، آپؐ کی نبوت پر اور قرآن پر اعتراضات کی بارش کی جارہی تھی اور دوسری طرف غریب اور بے سہارا مسلمانوں کے لیے زندگی کو دشوار سے دشوار تر بنا دیا گیا تھا۔ چنانچہ ان بڑھتے ہوئے مظالم کی وجہ سے اس بات کا امکان پیدا ہو رہا تھا کہ مسلمانوں کو تشدد اور ظلم کے ذریعے ارتداد کے راستے پر نہ ڈال دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بروقت اس کا نوٹس لیا اور ان لوگوں کے حوصلے بڑھائے جو اس راستے میں ہمت سے بڑھ کر صبر کا ثبوت دے رہے تھے
- قرون اولیٰ کی ان ہستیوں نے اس راستے میں جو نقوش قدم چھوڑے ہیں وہ اس قدر درخشاں اور تاباں ہیں کہ قیامت تک قربانی وایثار کی تاریخ اس سے روشن رہے گی۔ حضرت بلالؓ، حضرت خبابؓ، حضرت حبیبؓ بن زید، عمار بن یاسرؓ........
- یہ آیت حضرت عمار بن یاسرؓ کے حق میں نازل ہوئی (جو ابو جہل کے غلام تھے)، پہلے ان کی والدہ ایک ٹانگ ایک اونٹ سے اور دوسری ٹانگ دوسرے اونٹ سے باندھ دی اور ابو جہل نے ان کے اندام نہانی میں نیزہ مارا اور دونوں اونٹوں کو مختلف سمتوں میں دوڑا دیا، یہاں تک کہ چر کر آپ کے بدن کے دو حصے ہوگئے (پہلی شہید کا رتبہ)، پھر حضرت یاسر کو پکڑا اور ان کو بھی بیدردی سے قتل کر دیا اور اس کے بعد ان ظالموں نے حضرت عمار کو پکڑا اور انھیں مجبور کیا کہ اسلام کو چھوڑ دیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

ارتداد اور عزیمت و رخصت (جبر میں کلمہ کفر کہنا اور اس کی اجازت و رخصت)

- حضرت عمار کی والدہ اور والد کے لاشے سامنے تڑپ رہے تھے۔ انھوں نے با دل نخواستہ زبان سے کلمات کفر کہہ دیئے
- بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی کہ عمار تو کافر ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا : کلا ! ان عمارا ملی ایمانا من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ ہر گز نہیں عمار تو سر سے لیکر قدموں تک ایمان سے لبریز ہے۔ ایمان اس کے گوشت اور خون میں سرایت کیے ہوئے ہے
- حضرت عمار وہاں سے چھٹکارا پا کر روتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا۔ حضور نے پوچھا کیف وجدت قلبک اے عمار اس وقت تیرے دل کی کیا کیفیت تھی عرض کی مطمئنا بالایمان وہ تو ایمان سے مطمئن تھا۔ اس بندہ پرور آقا نے اپنے غلام کی اشکبار آنکھوں کو اپنے دست کرم سے پونچھا اور فرمایا ان عادوا لک فعد لہم لما قلت اس سے معلوم ہوا کہ اپنی جان بچانے کے لیے اگر کوئی شخص کفریہ کلمہ زبان پر لائے شرطی کہ اس کے دل میں یقین اور ایمان موجود ہو تو اس کی اجازت ہے

سُوْرَةُ النَّحْل

رکوع 13/14 - آیات 94 تا 106

- بدعہدی کی مکرر ممانعت - قسموں کو فریب دہی اور فساد انگیزی کا ذریعہ نہ بناؤ
- دنیاوی مفادات اور چند ٹکوں کے لیے اللہ کے عہد کو پس پشت ڈالنے کی ممانعت
- ایمان، عمل صالح اور تقویٰ کی زندگی گذارنے سے انسان کی دنیا ہرگز نہیں بگڑتی (درحقیقت اس کے دین و دنیا دونوں سنور جاتے ہیں)
- اعمال کے اکتساب میں مرد اور عورت دونوں برابر ہے
- قرأت قرآن کے آداب (تلاوت قرآن کے وقت شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آنے کا حکم)
- اللہ پر ایمان اور اس پر توکل کرنے والوں پر شیطان کا عدم اختیار
- مشرکین مکہ کا رسول اللہ ﷺ پر افتراء کا الزام اور اس کا جواب
- ارتداد اور عزیمت و رخصت (ظلم و جبر میں کلمہٗ کفر کہہ دینے کی رخصت)

اضافی مواد

Reference Material

اِستعاذہ

- اسْتِعَاذَۃ کا مادہ (ع و ذ) ہے اور یہ باب استفعال (X) کا مصدر ہے، جو کسی چیز کے ہاں پناہ لینے اور اس سے قوت لینے وغیرہ کا معنی دیتا ہے۔ استعاذۃ کے لغوی مُعنی ہیں "پناہ طلب کرنا" کسی کی پناہ میں آنا۔
- اصطلاح میں استعاذہ ہر شر اور شر والی چیز سے اللہ کی پناہ لینے اور اس کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کو کہتے ہیں
- سورہ نحل کی آیت نمبر 98 جس میں قرآن مجید کی تلاوت کے وقت شیطان کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، کو آیت اِستعاذہ کہا جاتا ہے۔ اسے تعوذ بھی کہا جاتا ہے
- سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو معوذ تین کہا جاتا ہے اس لیے کہ ان دو سورتوں میں متعدد شرور سے اللہ کی پناہ مانگی گئ ہے

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۔ پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کر

اس آیت کا مصداق خاص ہے اور وہ ہے قرآن کی تلاوت (اور نماز کی ابتداء بھی، جو سورۃ الفاتحہ سے کی جاتی ہے)

- سورۃ نحل کی اس آیت کے علاوہ بھی قرآن مجید میں کئی مقامات پر شیطان مردود سے پناہ مانگنے کی ترغیب
- وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٠٠) الأعراف۔ اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلا شبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے
- وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (٣٦) فصلت۔ ور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو، یقینا وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے

استعاذہ کا حکم اور اس کے الفاظ

- **استعاذہ کا حکم اور اس کے الفاظ**: سورہ نحل کی آیت نمبر 98 سے فقہائے کرام نے استنباط کرتے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت اور نماز میں قرأت کی ابتدا کے وقت استعاذہ کو مستحب قرار دیا ہے یعنی ان مواقع پر شیطانِ مردود کے شر اور اس کی وسوسہ انگیزیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت طلب کرنا
- تعوذ ایک مستحب عمل ہے، فرض یا واجب نہیں ہے، اس لیے اس کو نہ پڑھنے سے گناہ گار نہیں ہوگا۔ برکات سے محرومی ہ گی
- قرآنِ مجید نے تعوذ کے لیے کوئی الفاظ مخصوص نہیں کیے، جس میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے اللہ کی پناہ طلب کرنے کے لیے مختلف الفاظ ادا کیے جا سکتے ہیں جن سے مدعا پورا ہو جائے
- زیادہ تر مفسرین، علماء و فقہائے کرام نے "أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ الشَيْطَانِ الرَّجِيْم " کہنے کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ اس میں سورۃ نحل میں دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے حکم (نص) کے الفاظ آ جاتے ہیں - حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ اور جبیر بن نفیرؒ نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے یہی الفاظ قرأت شروع کرتے وقت کہے ہیں، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے انہی الفاظ کو ترجیح دی ہے
- اسی طرح "أَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم" کے الفاظ بھی کہے جا سکتے ہیں اس کے بھی وہی معنی ہیں جو أَعُوذُ بِاللهِ... کے ہیں
- أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کے الفاظ بھی ادا کیے جاتے ہیں، جن کو امام سفیان ثوریؒ، امام اوزاعیؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ نے ترجیح دی ہے
- أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وهَمزِهِ ونفخِهِ ونفثِهِ کے الفاظ بھی حدیث میں آئے ہیں (احمد، والترمذی)

استعاذہ کی حکمت

- ابلیس نے جب اللہ کی بارگاہ میں تکبر اور تمرد کی راہ اختیار کی اور پھر اللہ نے اسے مردود و ملعون قرار دیا تو اس نے آدم اور نسل آدم کو گمراہ کرنے کا حلف اٹھایا (قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ، اس نے کہا " تیری عزت کی قسم، میں اِن سب لوگوں کو بہکا کر رہوں گا) [38:82]، دیگر کئی مقامات پر بھی اس کا ذکر۔ شیطان کے شرور، اس کے وساس، اس کے دجل و فریب، اس کی تلبیس کی آندھیوں میں انسان محض اپنی عقل و فہم سے محفوظ و مامون نہیں رہ سکتا، اسے یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد، استعانت اور پناہ کی ضرورت ہے جو استعاذے کی صورت میں طلب کی جاتی ہے
- یہ پناہ قلبی اور دلی پناہ ہے یعنی انسان اپنے دل میں یہ احساس کرے کہ اس نے خدا کی پناہ مانگی ہے تاکہ قرآن کو صحیح سمجھنے میں مانع چیزوں میں تمام شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہ سکیں ۔انسان جب زبان سے أَعُوذُ بِاللَّهِ کے الفاظ ادا کرے تو ساتھ ساتھ ان الفاظ اور ان کی روح سے ہم آہنگ قلبی کیفیت کو بھی یقینی بنائے
- استعاذے کی ایک اور حکمت یہ بھی ہے کہ شیطانِ رجیم جس سے پناہ مانگی جارہی ہے اخلاقی رذائل کی ایک مجسم صورت ہے استعاذے سے انسان خود کو بری خصلتوں اور اخلاقِ رذیلہ سے بچنے کی خواہش رکھے
- شیطان، اللہ کی رحمت سے دوری، ملامت اور شقاوت پر دلالت کرتا ہے، استعاذے میں یہ تعلیم موجود ہے کہ انسان شقاوت اور اللہ تعالیٰ سے دوری سے پناہ مانگے۔اور اللہ کے قرب اور سعادت کی تمنا کرے (جس میں اظہارِ تذلل بھی ہے)
- استعاذے کی ایک عملی حکمت یہ ہے کی انسان کو اپنی عجز اور بے بسی کا علم ہو جائے اور وہ سمجھ لے کہ دین و دنیا کے منافع کے حصول اور نقصانات سے بچنے پر خود قادر نہیں ہے جب تک اللہ کا احسان اور فضل شامل نہ ہو

تعوذ کی مسنون دعائیں

- یہ وہ دعائیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی پناہ مانگی گئی ہو۔ نبی کریم ﷺ سے ایسی سینکڑوں دعائیں مروی ہیں جن میں مختلف شرور، برائیوں، اعمالِ سو، اخلاقی رذائل، بلیات، شیاطینِ جن وانس وغیرہ سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے
- تعوذ کی ایسی کچھ مسنون دعائیں استفادے کے لیے ذیل میں دی جارہی ہیں:
- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھوَاءِ – اے للہ! بے شک میں برے اخلاق ، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (سنن الترمذی، :3591)
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اے اللہ! میں سستی و کاہلی، بڑھاپے، بزدلی و کم ہمتی، بخیلی و کنجوسی، بڑھاپے کی برائی، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں (سنن ابی داود)
- اللهمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ – اے اللہ ! میں مصیبت کی سختی ، تباہی تک پہنچ جانے، قضاء و قدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں (سنن نسائی)
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ: – اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے (سنن الترمذی)
- بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ، فِي الْأَرْضِ، وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ،: – اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے (ابوداؤد)
- أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ الله التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں اللہ کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے (ابوداؤد)

تعوذ کی مسنون دعائیں

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ – اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے (سنن الترمذی)
- اللّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أو أُظْلَمَ – اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں فقر سے، قلّت اور ذلت سے اور ظلم کرنے اور کیے جانے سے (ابوداود)
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي – اے اللہ ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے، اور اپنی شرمگاہ (مادہ منویہ) کے شر سے (ابوداود)
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا – اے اللہ! میں ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خوف الٰہی نہ ہو، ایسے علم سے جو مفید اور نفع بخش نہ ہو اور ایسی دعا ہے جو قبول نہ ہو (مسلم)
- اللَّهمَّ إنِّي أعوذُ بِكَ منَ الجوعِ ، فإنَّهُ بئسَ الضَّجيعُ ، وأعوذُ بِكَ منَ الخيانةِ ، فإنَّها بئستِ البِطانةُ – اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بھوک سے کہ وہ بدترین ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بدترین خفیہ خصلت ہے (ابوداود)
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ – اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن سے، بری رات سے، برے وقت سے، برے ساتھی سے، اور رہنے کی جگہ میں برے پڑوسی سے (طبرانی)

تعوذ کی مسنون دعائیں

- اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعوذُ بِكَ مِنْ عَذابِ القَبْرِ، وَمِنْ عَذابِ جَهَنَّم، وَمِنْ فِتْنَةِ المَحْيا وَالْمَماتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ المَسيحِ الدَّجّال اے اللہ ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور مسیح دجال کی آزمائش سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں (بخاری و مسلم) ۔(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تشہد میں ان چار چیزوں سے ضرور اللہ کی پناہ طلب کیا کرو)
- اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الغَرَقِ، وَالحَرَقِ، وَالهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا – اے اللہ ! میں (دیوار کے نیچے) دب جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اونچائی سے گرپڑنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، ڈوب جانے اور جل جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان موت کے وقت مجھے بہکا دے، اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میری موت تیرے راستہ یعنی جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہوئے آئے، اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کسی موذی جانور کے ڈس لینے سے میری موت ہو (نسائی)
- اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔ اے اللہ ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا طالب ہوں۔ (سنن ابن ماجہ و سنن ابی داود) (اور یہ دعا بھی جو صبح و شام کی دعاؤں میں ہے۔ " اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ , اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي , اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي , وَآمِنْ رَوْعَاتِي , وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ , وَمِنْ خَلْفِي , وَعَنْ يَمِينِي , وَعَنْ شِمَالِي , وَمِنْ فَوْقِي , وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي"
- اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ – اے اللہ ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر، اے اللہ ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ (صحیح بخاری)
- اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ اے اللہ ! جنون (پاگل پن) ، جذام ، برص اور برے امراض سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (سنن ابی داود)